باب#1

نظریہ

سوال:1

نظریے کے معنی

لفظ "آئیڈیالوجی اصل میں فرانسیسی ہے. یہ دو اجزاء یعنی 'آئیڈیا' اور 'لوگو' پر مشتمل ہے۔ ایڈا کا مطلب تصور اور لوگو کا مطلب مطالعہ ہے۔

نظریے کی تعریف

عقائد، اقدار، رسم و رواج، مقاصد، روایات، رسومات کا مجموعہ جو معاشرے کے تمام افراد کے لئے مشترک ہے اور اس کا اظہار اس معاشرے کے تمام افراد کی زندگیوں میں ہوتا ہے، " نظریہ " کہلاتا ہے۔

نظریے کی وضاحت

آئیڈیالوجی کو عام طور پر وسیع تر تناظر میں استعمال کیا جاتا ہے کیونکہ انسانوں کے پاس سوچنے کا انوکھا طریقہ ہے۔ یہ انسانی زندگی کا ایک ایسا نظام تشکیل دیتا ہے جس کا لازمی جزو انسانی زندگی کے دعوے، نظریات اور مقاصد ہیں۔ ایک معاشرے میں افراد کے عقائد، رسم و رواج، روایات اور رسومات مشترک ہوتی ہیں۔

عملی زندگی میں نظریے کی اہمیت

عملی زندگی میں نظریے کی بہت اہمیت ہے۔ یہ لوگوں کو مشترکہ سوچ اور روایات فراہم کرتا ہے۔ لہٰذا ان کے درمیان اتحاد قائم ہوتا ہے۔ اس طرح معاشرے میں ایک مشترکہ ثقافت پروان چڑھتی ہے جس کی وجہ سے معاشرے کی اس خاص خصوصیات نمودار ہوتی ہیں جو اسے دنیا میں ایک الگ شناخت دیتی ہیں۔ عملی زندگی میں نظریے کی اہمیت کو اس طرح بیان کیا جاسکتا ہے:

- ایک نظریہ معاشرے کے تمام افراد کے خیالات اور خیالات کا اظہار کرتا ہے۔
- یہ مشترکہ خیالات اور روایات کی بنیاد پر لوگوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کر سکتا ہے۔
- یہ 'طرز زندگی' کے بارے میں واضح اصولوں کا تعین کرتا ہے، اس کی وجہ سے لوگوں میں ایک موثر قوت پیدا ہوتی ہے۔ لہٰذا وہ زندگی کی عملی جدوجہد میں حصہ لیتے ہیں۔
- اس سے لوگوں میں خود اعتمادی اور تدبر پیدا ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ معاشرے کے بنیادی مقاصد سے پوری طرح آگاہ ہو جاتے ہیں۔
- یہ معاشرے کے لوگوں میں آزادی، ثقافت اور روایات کو ٹھیک کرنے میں مدد کرتا ہے.
- یہ مذہبی تعلیمات اور سماجی اقدار کو زیادہ واضح طور پر بیان کرتا ہے جو اس معاشرے کی خصوصیات کو سمجھنے میں مدد کرتے ہیں۔
- تمام افراد ایک نظریے کی وجہ سے بامقصد اور مہذب زندگی گزارتے ہیں۔

www.pakcity.org
EDUCATION
pakcity.org

اسلامی نظریہ

سوال:2

اسلامی نظریے کی تعریف

وہ نظریہ جو اسلامی تعلیمات، قرآن و سنت کی تعلیمات، اسلامی طرز زندگی اور ثقافت کو روشناس کرتا ہے وہ اسلامی نظریہ کہلاتا ہے۔

وضاحت

اسلام ایک مکمل طرز زندگی ہے اور اسلامی نظریہ اسلام کے سنہری اصولوں کی بنیاد پر قائم کیا گیا ہے۔ یہ زندگی میں امن اور سکون حاصل کرنے میں مدد کرتا ہے. یہ ہمیں انسانیت کی انفرادی اور اجتماعی فلاح و بہبود کے بنیادی اصول سکھاتا ہے۔

اسلامی نظریے کی خصوصیات

اسلامی نظریے کی اہم خصوصیات درج ذیل ہیں: اسلامی نظریہ لوگوں کو قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے میں مدد دیتا ہے۔ یہ اسلامی طرز زندگی اور روایات کی مکمل تصویر پیش کرتا ہے۔

(۳) یہ اللہ کے احکامات کے مطابق اسلامی معاشرے کی تعمیر میں مدد دیتا ہے۔ یہ انسانی احترام، رواداری، انصاف اور مساوات، بھائی چارے اور باہمی تعاون جیسے بنیادی اصولوں کو قائم کرنے میں مدد کرتا ہے.

اسلامی نظریات کے ماخذ

اسلامی نظریات کے مندرجہ ذیل مصادر ہیں: قرآن پاک 2. سنت 3. روایات اور ثقافتی اقدار

قرآن پاک

یہ ہدایت کی کتاب ہے جو آخری نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھی۔ قرآن اسلام کی مستقل بنیاد ہے۔ یہ لوگوں کو سماجی اور معاشی قوانین کے بارے میں تفصیلی رہنمائی فراہم کرتا ہے، جس سے انفرادی اور اجتماعی سطح پر پائیدار، پرامن اور بامقصد زندگی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔

سنت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

اسلامی نظریے کا دوسرا اہم ماخذ سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے اسلام کی تعلیمات کو واضح کیا ہے۔ قرآن مجید کی تعلیمات کی تفصیلی وضاحت سنت میں پائی جاتی ہے۔

روایات اور ثقافتی اقدار

اسلامی نظریے کا تیسرا اہم منبع روایات اور ثقافت ہے۔ یہ زندگی گزارنے کا وہ طریقہ ہے جس میں ایسی متوازن زندگی اختیار کی جاتی ہے جو زندگی کو پرامن اور آرام دہ بناتی ہے اور معاشرے کی اجتماعی زندگی میں بھی امن قائم ہوتا ہے۔ وہ اقدار اور روایات جو اسلامی تعلیمات کے منافی نہیں ہیں، مسلمانوں کو اپنے اپنے علاقوں میں عمل کرنے کی اجازت ہے۔

نظریے کے مندرجات یا اجزاء

سوال-3

تعارف

کسی نظریے کے کچھ مخصوص اجزاء ہوتے ہیں جنہیں اجتماعی طور پر نظریے کا مواد کہا جاتا ہے۔ یہ مواد باہمی طور پر یکجا ہوتے ہیں اور ایک نظریے کی تشکیل کرتے ہیں۔ لہذا نظریہ مؤثر ہو جاتا ہے اور تمام افراد کو ایک مخصوص گروہ کی شکل میں منظم کرتا ہے جسے "قوم" کہا جاتا ہے۔ کسی نظریے کے اہم اور بنیادی مندرجات درج ذیل ہیں: مشترکہ مذہب 2. مشترکہ ثقافت 3. عام وجوہات 4. مخلصانہ لگن اور عہد

مشترکہ مذہب

ایک نظریے کا سب سے بنیادی مواد عام مذہب ہے کیونکہ مذہب کے اثرات سوچنے کا ایک خاص طریقہ پیدا کرتے ہیں۔ مذہب کی تعلیمات کی وجہ سے تمام افراد کی روایات اور معاشرتی طرز عمل ایک جیسے ہو جاتے ہیں۔ اس طرح مذہب کچھ خیالات کا مجموعہ تشکیل دیتا ہے جو بعد میں ایک نظریے کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

مشترکہ ثقافت

ایک نظریے کا دوسرا اہم مواد مشترکہ ثقافت ہے۔ایک مخصوص علاقے یا جغرافیائی ماحول سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے طرز زندگی میں مشترکہ مذہب کی بنیاد پر کچھ خاص اقدار ہوتی ہیں۔طرز زندگی ایک مہذب ثقافت کی شکل میں معاشرتی زندگی کی تشکیل کرتا ہے۔اس طرح کچھ مخصوص روایات لوگوں کی زندگی کا حصہ بن جاتی ہیں پھر وہ نظریے کی شکل میں زندہ رہتی ہیں۔

عام وجوہات

کسی نظریے کا تیسرا اہم مواد ایک نظریے کے مشترکہ اسباب ہیں۔کسی خاص مذہب یا جغرافیائی ماحول سے تعلق رکھنے والے افراد اپنے مسائل کے حل کے لیے مشترکہ سماجی اور معاشی وجوہات تشکیل دیتے ہیں،اس کی وجہ سے ان کا سماجی رویہ اس حوالے سے ایک جیسا ہو جاتا ہے اور یوں ان میں ایک نظریہ تشکیل پاتا ہے۔مثال کے طور پر نظریہ کے زیر اثر پاکستان کا حصول ایک مشترکہ مقصد تھا۔

مخلصانہ لگن اور عہد

کسی نظریے کے لیے عہد اور مخلصانہ لگن بھی ضروری ہوتی ہے کیونکہ کوئی نظریہ تبھی کامیاب ہوتا ہے جب تمام لوگ اسے مکمل طور پر قبول کر لیتے ہیں۔اس طرح نظریے کے ساتھ لگن پیدا ہوتی ہے،اس طرح نظریے کی طاقت میں اضافہ ہوتا ہے۔مثال کے طور پر جنوبی ایشیا کے مسلمان آزادی اور ایک مسلم ریاست کے قیام کے مشترکہ مقاصد کے لئے انتہائی وقف ہیں۔

نظریہ اور قومی کردار

سوال:4

تعارف

کردار کسی فرد کی مجموعی عادات،رویوں اور طرز زندگی کا مجموعہ ہے۔ایک شخص کا کردار نظریے سے متاثر ہوتا ہے۔اس طرح اگر کوئی نظریہ سوچ میں یکسانیت پیدا کرتا ہے تو پوری قوم کی عادات، روایات اور طرز زندگی ایک جیسے ہو جاتے ہیں جو اجتماعی طور پر قومی کردار کے نام سے جانا جاتا ہے۔کسی نظریے کی کامیابی اور استحکام میں قومی کردار کی بڑی اہمیت ہوتی ہے۔قومی کردار ایک نظریے کی روشنی میں مندرجہ ذیل اخلاقی اور اخلاقی اقدار سے تشکیل پاتا ہے۔

1. پختہ ایمان
2. عبادت
3. ایمانداری اور صداقت
4. حب الوطنی
5. محنت اور محنت
6. قومی مفاد

1.پختہ ایمان

ضرورت اس امر کی ہے کہ قومی کردار کے تعین کے لیے نظریے پر پختہ یقین کیا جائے۔اس سے عمل کے لئے راستے کے انتخاب میں کسی شخص کو مدد ملتی ہے۔نظریہ پاکستان پر جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے پختہ یقین نے انہیں اپنے لئے پاکستان حاصل کرنے میں مدد کی۔

2.عقیدت

ایک قوم کے تمام ارکان کے درمیان خیالات اور اعمال میں یکسانیت پیدا کی جانی چاہئے۔انہیں اپنے آپ کو عظیم جذبے اور فرض کے احساس کے ساتھ وقف کرنا چاہئے۔

3.ایمانداری اور صداقت

یہ خوبیاں انسان کو عملی بناتی ہیں اور عملی افراد عملی طور پر کسی نظریے کو وسعت دے سکتے ہیں۔ایک فرد کو منصفانہ زندگی گزارنی چاہئے اور قول و فعل میں ایمانداری کی عکاسی کرنی چاہئے۔اسلام نے ایمانداری اور صداقت پر بہت سخت الفاظ میں زور دیا ہے۔

4.حب الوطنی

ملک سے محبت اور قربانی کا اظہار حب الوطنی کہلاتا ہے۔حب الوطنی ایک نظریے کو استحکام دیتی ہے۔اس سے قومی کردار بھی قائم ہوتا ہے۔مثال کے طور پر 1965 میں بھارت کے خلاف جنگ کے دوران پاکستانیوں نے حب الوطنی کے جذبے کا مظاہرہ کیا۔یہ ان کے قومی کردار کا اظہار تھا۔

5.محنت اور محنت

محنت اور محنت کا جذبہ قومی کردار کی علامت ہے۔یہ دنیا کی قوموں کی شناخت بن جاتا ہے۔قوموں کی کامیابی کا راز محنت اور محنت میں پوشیدہ ہے۔

6.قومی مفاد

اجتماعی مقاصد جو کسی ملک اور قوم کی ترقی میں معاون ہوتے ہیں انہیں قومی مفاد کہا جاتا ہے۔ایک فرد کے لئے ضروری ہے کہ وہ اپنے ذاتی کردار کے ساتھ قومی مفاد کی بالادستی کی عکاسی کرے۔صرف وہی قومیں زندہ رہتی ہیں جن کے افراد قومی مفاد پر سمجھوتہ نہیں کرتے۔

جمہوریت

سوال:5

جمہوریت کی تعریف

ایسی حکومت جس میں حکومت کے نمائندوں کا انتخاب عام لوگوں کے ووٹوں سے ہوتا ہے اور ریاست کے تمام ارکان حکومت کی تشکیل میں بالواسطہ یا بلاواسطہ حصہ لیتے ہیں اسے جمہوریت کہا جاتا ہے۔

اسلام میں جمہوریت کے اصول

اسلام میں جمہوریت کا تصور باقی دنیا سے مختلف ہے۔اسلامی جمہوریت کے تحت ریاستیں قرآن وسنت کی تعلیمات کے مطابق چلتی ہیں۔اسلام میں جمہوریت کی بنیاد مندرجہ ذیل اصولوں کی بنیاد پر رکھی گئی ہے:

1.خود مختاری

اسلامی جمہوریت کے تحت حاکمیت اللہ تعالیٰ کے پاس ہے۔ریاست کے معاملات چلانے کے لئے خدا سے ڈرنے والے افراد کو ریاست کے وزیراعظم کے طور پر منتخب کرنا مطلوب ہے۔حکومت کے ساتھ ساتھ قانون ساز اسمبلیوں کو بھی لامحدود اختیارات حاصل نہیں ہیں۔تاہم عوام کو انتخاب کرنے کی آزادی ہے۔

2.انصاف

انصاف کا لغوی مطلب یہ ہے کہ حقوق کی چیزوں کو ان کی صحیح جگہوں پر رکھا جائے۔یہ الٰہی قانون کی بنیاد ہے۔زندگی کا کوئی بھی پہلو انصاف کے بغیر مکمل نہیں ہو سکتا۔یہ انصاف ہی ہے جو کسی بھی معاشرے کو پرامن اور خوشحال بناتا ہے۔انصاف کے قیام کی وجہ سے انفرادی اور اجتماعی زندگی کو موثر بنایا جاتا ہے۔

3. مساوات

مساوات کا مطلب یہ ہے کہ تمام افراد کے ساتھ ریاست کے ایک ہی اصولوں کے تحت سلوک کیا جاتا ہے۔ اسلام زبان، ذات پات، رنگ، ثقافت، دولت یا غربت کی بنیاد پر ہر قسم کے امتیازی سلوک کو مسترد کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے آخری حج میں اعلان فرمایا کہ تمام انسان حضرت آدم علیہ السلام کے چشمے ہیں۔ کسی بھی عرب کو غیر عرب پر فوقیت حاصل نہیں ہے اور اس کے برعکس۔

4. بھائی چارہ

بھائی چارے کا مطلب ہے بھائی چارہ۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ تمام مومن ایک دوسرے کے بھائی ہیں۔ بھائی چارے کے اصول اسلامی معاشرے کا ایک اہم پہلو ہیں۔ بھائی ہونے کے ناطے تمام مسلمان ایک دوسرے کے مسائل اور ان کی خوشیوں میں شریک ہوتے ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے کا بھائی ہوتا ہے۔ معاشرے میں بھائی چارے کے قیام کی وجہ سے باہمی تعاون کو فروغ ملتا ہے۔

5. رواداری

رواداری کا مطلب ہے برداشت کی طاقت اور دوسروں کی تنقید کو خوشی سے قبول کرنا۔ رواداری انسان کے باہمی تعلقات کو مضبوط بناتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول و فعل سے رواداری کا درس دیا۔ رواداری ہر شخص کو دوسروں کی غلطیوں کو نظرانداز کرنے کی صلاحیت دیتی ہے اس طرح ایک دوسرے سے جھگڑے کے امکانات امتیازی سلوک کا شکار ہوتے ہیں اور معاشرے میں امن کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔

نظریہ پاکستان قائداعظم کے اقوال کی روشنی میں

سوال:6

تعارف

قائداعظم محمد علی جناح نے علامہ اقبال کے دیئے ہوئے نظریے کو عملی شکل دی۔

1913ء میں مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کرنے کے بعد انہوں نے ہندو مسلم اتحاد کے لیے اپنی کوششیں جاری رکھیں لیکن مسلمانوں کے تئیں کانگریس اور ہندوؤں کے متعصبانہ رویے کو دیکھ کر انہیں بہت مایوسی ہوئی۔ نظریہ پاکستان کی وضاحت کے لیے انہوں نے وقتاً فوقتاً جو تقاریر اور بیانات دیے ان کے اقتباسات درج ذیل ہیں۔

1931ء میں دوسری گول میز کانفرنس سے خطاب

قائداعظم کا خیال تھا کہ کانگریس اور ہندو کبھی بھی مسلمانوں کے حقوق کو تسلیم نہیں کریں گے۔ انہوں نے 1913 میں دوسری گول میز کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے اعلان کیا:

انہوں نے کہا کہ کسی بھی نظام یا آئین کے نفاذ سے پہلے ہندو مسلم تنازعہ کو حل کیا جانا چاہیے۔ جب تک آپ مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کی ضمانت نہیں دیں گے، جب تک آپ ان (مسلمانوں) کا تعاون حاصل نہیں کریں گے، تب تک آپ جو آئین پیش کرتے ہیں وہ 24 گھنٹے تک بھی قائم نہیں رہ سکتا۔

قائداعظم اور دو قومی نظریہ

قائداعظم دو قومی نظریے کے پرزور حامی تھے جو پاکستان کی نظریاتی بنیاد بن گیا۔ انہوں نے کہا: "مسلمان ایک قوم ہیں جو اپنا علیحدہ وطن قائم کرنے کا ہر حق رکھتے ہیں۔ وہ اپنے معاشی، سیاسی اور ثقافتی مفادات کو فروغ دینے اور ان کے تحفظ کے لئے کوئی بھی طریقہ اختیار کر سکتے ہیں۔

23 مارچ 1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں انہوں نے کہا:

"مسلمان اقلیت نہیں ہیں۔ وہ کسی بھی تعریف کے مطابق ایک قوم ہیں. بین الاقوامی قانون کی تمام شرائط کے مطابق ہم ایک قوم ہیں۔

1940ء میں لاہور میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں اپنے صدارتی خطاب میں۔اس نے کہا:

انہوں نے کہا کہ ہندوستان نہ تو ایک قوم ہے اور نہ ہی ایک ملک ہے۔ یہ قومیتوں کا ایک برصغیر ہے۔ ہندو اور مسلمان دو بڑی قومیں ہیں۔ ہندو اور مسلمان دو مختلف مذاہب، فلسفے، سماجی رسم ورواج اور ادب سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ نہ تو آپس میں شادی کرتے ہیں اور نہ ہی آپس میں کھانا کھاتے ہیں اور ان کا تعلق دو مختلف تہذیبوں سے ہے جو بنیادی طور پر متضاد خیالات اور تصورات پر مبنی ہیں۔ زندگی اور زندگی کے بارے میں ان کے پہلو مختلف ہیں. یہ بالکل واضح ہے کہ ہندو اور مسلمان تاریخ کے مختلف ذرائع سے اپنی ترغیب حاصل کرتے ہیں۔

8مارچ1944ء کو مسلم یونیورسٹی کے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا:

انہوں نے کہا کہ ہندو اور مسلمان ایک ہی قصبے اور دیہات میں رہتے ہوئے کبھی بھی ایک قوم میں ضم نہیں ہوئے تھے۔ وہ ہمیشہ دو الگ الگ ادارے تھے۔

قائد اعظم اور ملت اسلامیہ

ان کا ماننا تھا کہ صرف اسلام ہی مسلم ملت کو متحد کرنے والی قوت ہے۔اس نے کہا:

"کون سے رشتے مسلمانوں کو ایک مجموعی طور پر جوڑتے ہیں، یہ وہ زبردست چٹان ہے جس پر مسلمانوں کی عمارت کھڑی کی گئی ہے، جو مسلم ملت کو بنیاد فراہم کرنے والی چادر لنگر ہے، رشتہ، چادر لنگر اور چٹان قرآن پاک ہے۔

اسلامیہ کالج پشاور سے خطاب

1946ء میں اسلامیہ کالج میں قائد اعظم نے اعلان کیا:

ہم پاکستان کا مطالبہ محض زمین کا ایک ٹکڑا حاصل کرنے کے لیے نہیں کرتے بلکہ ہم ایک ایسی تجربہ گاہ چاہتے ہیں جہاں ہم اسلامی اصولوں پر تجربات کر سکیں۔

18جون1945ء کا خطاب

فرنٹیئر مسلم اسٹوڈنٹس فیڈریشن کے نام اپنے پیغام میں انہوں نے کہا:

انہوں نے کہا کہ پاکستان کا مطلب صرف آزادی اور خودمختاری ہی نہیں بلکہ مسلم نظریے کو بھی محفوظ رکھنا ہے جو ہمارے پاس ایک قیمتی تحفہ اور خزانے کے طور پر آیا ہے اور جسے ہم امید کرتے ہیں کہ دوسرے بھی ہمارے ساتھ شریک ہوں گے۔

اخیر

مندرجہ بالا اقوال اور بیانات بڑی حد تک ثابت کرتے ہیں کہ قائد اعظم ایک اسلامی نظام کو ضابطہ حیات کے طور پر قائم کرنا چاہتے تھے کیونکہ وہ سمجھتے تھے کہ تحریک پاکستان کا واحد مقصد یہی تھا۔

نظریہ پاکستان

سوال:7

تعارف

پاکستان ایک نظریاتی ریاست ہے اور نظریہ پاکستان ایک اسلامی نظریہ ہے۔اس کے بنیادی اصول یہ ہیں:

"صرف اللہ ہی حاکم ہے۔"

نظریہ پاکستان کا بنیادی مطلب یہ ہے کہ پاکستان ایک ایسی ریاست ہو جہاں مسلمانوں کو اسلامی اصولوں کی بنیاد پر عقیدے اور عقیدے کے مطابق زندگی گزارنے کا موقع ملے۔ قائد اعظم نے ایک بار فرمایا تھا:

پاکستان اس دن بنا یا گیا تھا جب پہلا ہندوستانی شہری اسلام کے میدان میں داخل ہوا تھا۔

مندرجہ بالا بیان سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ نظریہ پاکستان ایک اسلامی نظریہ ہے۔

دو قومی تصورات

نظریے کا بنیادی تصور یہ ہے کہ مسلمانوں کو ایک الگ شناخت ملنی چاہیے۔ ان کے پاس ایک علیحدہ ریاست ہونی چاہیے جہاں وہ اسلامی اصولوں اور اصولوں کے مطابق رہ سکیں۔ ایک موقع پر قائد اعظم نے فرمایا:

pakcity.org

مسلمان پاکستان کا مطالبہ کرتے ہیں جہاں وہ اپنے نظام زندگی، اپنی ثقافت، اپنی روایات اور اسلامی قوانین کے مطابق حکومت کر سکیں۔

اس طرح نظریے کے اس بنیادی تصور نے برصغیر میں دو قوموں کے تصور کو جنم دیا اور اس کے نتیجے میں پاکستان کا قیام عمل میں آیا۔

علیحدہ وطن کا تصور پیدا کرنے والے عوامل

ایک علیحدہ وطن کا تصور پیدا کرنے والے عوامل مندرجہ ذیل تھے:

1. مسلمانوں کے خلاف مہم

ہندوؤں اور انگریزوں نے مسلمانوں کے عقیدے، عقیدے، رسم و رواج اور قومی اہمیت کو ختم کرنے کے لئے ہاتھ ملایا کیونکہ مسلم بغاوت دونوں کے لئے بہت زیادہ مسائل پیدا کر رہی تھی۔

2. برطانوی حکمرانی کی قبولیت میں

مسلمان صدیوں سے برصغیر پر حکومت کر رہے تھے۔ لہٰذا وہ ان پر کسی بھی طاقت کا مقابلہ نہیں کر سکے۔ جب انگریزوں نے برصغیر پر حکومت کی تو مسلمان ہی وہ واحد قوم تھے جنہوں نے ان کی مخالفت کی۔ لہٰذا اقتدار حاصل کرنے کے لیے انگریزوں کو مسلمانوں کو اجتماعی طور پر کچلنا پڑا۔

3. ہندوؤں نے مسلمانوں کو دھوکہ دیا

شروع میں ہندو مسلمانوں کے ساتھ نظر آتے تھے لیکن بعد میں ان کی دشمنی بے نقاب ہوگئی کیونکہ انہوں نے برطانوی حکومت کی طرف سے اٹھائے گئے مختلف اقدامات کی مخالفت کی جس سے خالصتاً مسلمانوں کو فائدہ ہوا۔

(4) مسلمانوں کی شناخت سے انکار

انگریز برصغیر میں پارلیمانی نظام نافذ کرنا چاہتے تھے جس میں اکثریت طاقت اور اختیار رکھتی ہو۔ ہندو اکثریت کی وجہ سے یہ امکان تھا کہ اگر انگریز ہندوستان کو غیر منقسم چھوڑ دیتے ہیں تو یہ ہندو راج کے تحت آجائے گا۔ مزید یہ کہ ہندوؤں نے مسلمانوں کی علیحدہ شناخت کو قبول نہیں کیا اور اس طرح برطانوی حکمرانی کے بعد بھی آزادی کے امکانات نہیں تھے۔

1857ء کی جنگ

1857ء میں مسلمانوں اور ہندوؤں نے انگریزوں کو ہندوستان سے باہر نکالنے کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ بعد میں ہندو سازشوں کی وجہ سے مسلمانوں کو اس کا ذمہ دار ٹھہرایا گیا اور اس لئے انگریزوں نے انہیں مزید کچل دیا۔

سر سید کا نظریہ

سر سید نے پہلی بار یہ خیال پیش کیا کہ مسلمان ایک الگ قوم ہیں۔ انہوں نے مسلمانوں کو ایک علیحدہ سماجی اور سیاسی شناخت حاصل کرنے کے لئے خود کو متحد کرنے کے لئے قائل کیا۔

نظریہ پاکستان کے بنیادی نکات

مسلمان ہر لحاظ سے ہندوؤں سے مختلف ہیں، ان کی ثقافت، تہذیب، رسم و رواج اور مذہب سب بالکل مختلف ہیں۔ مسلمانوں کو اپنے علیحدہ کے تحفظ کے لئے ایک آزاد ریاست کی ضرورت ہے جہاں وہ اپنے عقیدے، عقیدے کے مطابق رہ سکیں اور اسلامی ضابطوں پر عمل کر سکیں۔

قومی زندگی میں نظریے کی اہمیت

آئیڈیالوجی ایک قوم کے لئے ایک محرک قوت ہے، جو اپنی قومیت میں استحکام اور یکسانیت لانے کے لئے سخت محنت کر رہی ہے. یہ معاشرے میں بکھرے ہوئے گروہوں کو پابند قوت فراہم کرتا ہے اور انہیں ایک مشترکہ پلیٹ فارم پر ایک دوسرے کے قریب لاتا ہے۔ نظریات اپنے مقصد کے حصول کے لئے ایک مشترکہ مربوط عمل کی پیروی کرنے کے لئے ان کی وابستگی پر زور دیتے ہیں۔ نظریات انقلابات کو شکل دیتے ہیں اور نئی ثقافتوں اور تہذیبوں کو تخلیق کرتے ہیں۔ وہ اپنے پیروکاروں پر زور دیتے ہیں کہ وہ معاشرے کی مکمل تبدیلی کے ذریعے اپنے آئیڈیل کے حصول پر زور دیں۔ نظریات پر ایک دوسرے کے ساتھ فوری معاہدہ کسی بھی نظریے کی سب سے اہم شرط ہے۔

اخیر

نظریہ پاکستان کا بنیادی تصور یہ ہے کہ مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں جس کی اپنی ثقافت، ادب، مذہب اور طرز زندگی ہے۔ انہیں کسی دوسری قوم میں ضم نہیں کیا جا سکتا۔ انہیں ایک اسلامی ریاست میں اپنی ثقافت اور مذہبی روایات کو فروغ دینے کے قابل ہونا چاہئے اور انہیں اپنے لئے ایک حقیقی اسلامی معاشرہ تشکیل دینے کے قابل ہونا چاہئے۔ اس طرح پاکستان کا نظریہ جو محمد بن قاسم اور دیگر کے دور میں پروان چڑھا اور قائداعظم جیسے سیاسی رہنماؤں نے اس کی پیروی کی وہ 1947 میں عملی شکل اختیار کر گیا۔

مختصر سوال و جواب

سوال نمبر 1: نظریے کی تعریف؟

جواب: جواب۔ یہ سماجی اور سیاسی زندگی سے متعلق خیالات کا ایک نظام ہے۔ یا اس کی تعریف یہ بھی کی جا سکتی ہے کہ یہ عظیم ذہنوں کی پیداوار ہے یا یہ ڈیوائن کی رہنمائی کا نتیجہ ہے۔

سوال نمبر 2: اسلامی نظریہ کیا ہے؟

جواب: جواب۔ یہ ایک نظریہ ہے جس کے ذریعے ایک معاشرہ قرآن و سنت کی تعلیمات کے مطابق تشکیل پاتا ہے۔

سوال نمبر 3: اسلامی طرز زندگی کے چار رہنما اصول لکھیں؟

جواب: جواب۔ چار اہم رہنما اسلامی اصول یہ ہیں: 1۔ وحدت الٰہی: اس سے مراد اللہ کی وحدانیت پر ایمان ہے۔ یہ اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے۔ نبوت: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کا خاتمہ۔ آخرت کی زندگی: اس کا مطلب یہ ہے کہ تمام انسان مرنے کے بعد دوبارہ پیدا ہوں گے۔ انہیں دنیوی زندگی میں ان کے اعمال کے مطابق اجر و ثواب دیا جائے گا۔ اسلام کے بنیادی اصول: اس میں کلمہ، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ شامل ہیں۔

www.pakcity.org

سوال نمبر4: نظریے کے مندرجات کیا ہیں؟

جواب: جواب۔ آئیڈیالوجی کے مندرجات یہ ہیں: 1. مشترکہ مذہب: اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک مشترکہ مذہب کی پیروی کرنے والے لوگ ایک مشترکہ نظریہ تشکیل دیتے ہیں۔ مشترکہ ثقافت: کسی ملک کے لوگ ایک خاص ثقافت کو اپناتے ہیں، کسی ملک کے لوگ ان کی ثقافت سے پہچانے جاتے ہیں۔ مشترکہ وجوہات: ہر قوم کے اپنے قومی مقاصد ہوتے ہیں۔ للذا یہ اپنی ضروریات کے مطابق ایک نظریہ تشکیل دیتا ہے۔ لگن اور لگن: کسی بھی قوم کے لوگوں کو اپنے ملک کی بہتری کے لئے لگن اور لگن کے ساتھ کام کرنا چاہئے۔

سوال نمبر5: اسلامی نظریات کے ماخذ درج کریں؟

جواب: جواب۔ اسلامی نظریے کے منبع قرآن وسنت ہیں۔

سوال نمبر6: نظریے کی اہمیت کو لکھیں۔

جواب: نظریہ مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر اہم ہے: 1۔ یہ قومی ترقی اور خوشحالی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ یہ لوگوں کو متحد کرتا ہے. 3. یہ اعمال اور اعمال کے لئے ایک محرک قوت ہے. 4. یہ لوگوں کے طرز زندگی کا تعین کرتا ہے۔

سوال نمبر7: نماز کے چار فوائد درج کریں؟

جواب: نماز کے مندرجہ ذیل فوائد ہیں: 1۔ یہ اسلام کا ایک ستون ہے۔ یہ برے یا شیطانی کاموں سے منع کرتا ہے۔ اس سے اسلامی اتحاد پیدا ہوتا ہے۔ یہ ایک مسلمان اور ایک مسلمان کے درمیان ایک بنیادی فرق ہے.

سوال نمبر8: زکوۃ کے چار فوائد درج کریں؟

جواب: جواب۔ زکوۃ کے چار فوائد درج ذیل ہیں: 1۔ یہ اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے ایک بنیادی عبادت ہے۔ یہ امیر اور غریب کے درمیان فرق کو کم کرتا ہے. یہ لالچ کے عنصر کو ختم کردیتا ہے۔ 4. یہ خود غرضی کا علاج ہے۔

سوال نمبر9: حج کی اہمیت کے بارے میں چار جملے لکھیں؟

جواب: حج کی اہمیت مندرجہ ذیل جملوں میں بیان کی گئی ہے: یہ ہر مسلمان پر اس کی زندگی میں ایک بار واجب ہے۔ اس سے مسلمانوں میں بھائی چارہ پیدا ہوتا ہے۔ یہ مسلمانوں کی طاقت کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ بنیادی اور جسمانی دونوں عبادت ہے۔

سوال نمبر10: جمہوریت کے اسلامی اصول لکھیں؟

جواب: جواب۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں: 1. حکمرانی 2. انصاف 3. مساوات 4. برادری 5. رواداری

خالی جگہوں کو پر کریں

1. آئیڈیالوجی ایک **فرانسیسی** لفظ ہے۔
2. **آئیڈیالوجی** عظیم اور بااثر ذہنوں یا خدائی رہنمائی کی پیداوار ہے۔
3. اللہ تعالی کی ذات اسلامی نظریے کا بنیادی عنصر ہے۔
4. اسلامی ریاست میں اللہ کی **حاکمیت** ہے۔

5. **زکوٰۃ** ایک مالی عبادت ہے۔

6. حج ہر مسلمان پر زندگی میں **ایک بار** فرض ہے۔

7. بھائی چارے کا مطلب ہے **بھائی چارہ**۔

8. **اسلام** کا ایک **مکمل** ضابطہ اخلاق ہے۔

9. مشترکہ **مذہب** اور مشترکہ **ثقافت** نظریے کے مندرجات ہیں۔

10. بھائی چارہ اور رواداری **اسلامی معاشرے کے** اصول ہیں۔

11. مساوات، عقیدے اور ثقافت **اسلامی معاشرے کی** خصوصیات ہیں۔

12. اسلامی معاشرے کے ماخذ **قرآن و سنت ہیں۔**

13. علامہ اقبال نے **30 دسمبر 1930ء** کو الہ آباد **میں علیحدہ** مسلم ریاست کا تصور پیش کیا۔

14. قرارداد لاہور کو بعد میں قرارداد پاکستان کا نام دیا گیا۔

15. **انصاف** چیزوں کو ان کی صحیح جگہ پر ترتیب دینا ہے۔

www.pakcity.org